منشور مجلسِ احرارِ اسلام

پروفیسر خالد شبیر احمد

دل و نظر کی وسعتوں کو ذوقِ اعتبار دو
اٹھو اور اٹھ کے زندگی کو صبحِ نَو بہار دو

روش روش پہ زندگی کے اتریں وہی قافلے
چمن چمن مہک اٹھے کلی کلی نکھار دو

پھر جنوں کے ہر قدم پہ دانشیں نثار ہوں
ہر اہلِ دل کو پھر وہی شعور دو وقار دو

عداوتوں کو روند ڈالو پیار کے شعار سے
محبتوں سے دل کے تم دیار کو سنوار دو

نہیں ہے یہ جہاں فقط امیر ہی کی عیش گاہ
سو گھر میں ہر غریب کے مسرتیں اتار دو

ہر طرف سے آ رہی ہے یہ صدا ہی رات دن
مرے وطن کی سرزمیں کو چین دو قرار دو

چلو گرا دو راستے کی ہر فصیلِ دشمنی
وطن کو سرخوش سرفروش شہسوار دو

حکومتِ الٰہیہ کی دل میں ہے جو آرزو!
بقائے دین کی غرض سے دیں پہ جان وار دو

جہاد ہی ہے شاہراہ منزلِ مراد کی
سو عزمِ نو کو پھر وہی پیامِ ذوالفقار دو

خرابیٔ حیات کا ہے خالد اِک یہی علاج
آدمی کو دارِ مشکلات سے اتار دو